نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ڈاک

نمبر ۱۰ - جلد ۱۰ — لودیانہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل نے ارادہ ظاہر کیا ہی کہ نوروز یعنی ۲۱ مارچ کو اپنی فوجیں ہرات کی طرف روانہ کردوں = ہرات کا حاکم عبدالقدوس خان خود مختار ہوکر ہرات کی حکومت کرنا چاہتا ہی = قندھار کی حالت قابل اطمینان ہی = سردار عبدالرسول خان قندھار کی حکومت لیاقت کے ساتھ کر رہا ہی = سردار اسحاق خان حاکم ترکستان امیر کابل سے منحرف ہو گیا ہی = مستوفی حبیب اللہ خان اور وزیر شاہ محمد امسال کوہری میں رکھے جاوینگے = قندھار میں خبر آئی ہی کہ ایوب خان صلح ہونا چاہتا ہی = کلکتہ کے قریب ایک جہاز ٹوٹ گیا ۲۰ آدمیو نکا پتہ نہیں = خبر ہی کہ ۲ مارچ کو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر خیر گذری = کابل سے خبر آئی ہی کہ روس نے چارجوئی میں جو ہرات کے متصل ہی اپنی فوج تعینات کی ہی = گورنمنٹ ہند نے چٹاگانگ سے ٹیٹر تک ریل جاری کرنے کی تجویز منظور فرمائی ہی = جس شخص نے حضور قیصر ہند پر بندوق کا فیر کیا تھا وہ خاص لنڈن کا باشندہ ہی = کابل میں نہایت بدنظمی پھیل رہی ہی کہ امیر صاحب ہر وقت مسلح رہتے ہیں = تمام سرداروں کی نسبت جو اشتباہ میں گرفتار ہوئے ہیں امیر نے حکم دیا ہی کہ انکو قتل کیا جاوے اور انکے مددگاروں کی آنکھیں نکلوائی جائیں = ایوب خان قندھار کے رئیسوں سے خط و کتابت کر رہا ہی = حاکم لالپورہ نے سرکار ہند کو لکھا ہی کہ اگر امیر کابل مجھپر حملہ کریگا تو میں سید حاشاد میں آجاؤنگا = سردار محمد افضل خان انگریزوں کی طرف سے دربار کابل میں رہا کرینگے = کوچین میں ایک دمدار ستارہ نظر آیا ہی = سُنا گیا ہی کہ بشپ صاحب رنگون نے جو رخصت پر تھے استعفا دیدیا ہی = شاہ حبشہ کے تاج کے چند موتی چوری گئے ہیں = زار روس نے فرقہ نہلسٹ کے دس آدمیوں کو قتل کر ڈالا = خیبر کے فرقہ زکاخیل نے ایک قافلہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر ناکام رہے = انگلستان کے شاہی خزانہ عامرہ سے جنگ افغانستان کے مصارف کے لئے ہندوستان کو ۵ کروڑ روپیہ کی امداد دیگئی = سُنا گیا ہی کہ ایک پادری صاحب نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہی کہ اگر ہندوستان میں شراب کی یہی ترقی رہی تو یہاں کے باشندوں کا حال چین کے موافق ہو جائیگا = مہاراجہ صاحب الور نے خاص الور میں عیسائیوں کے لئے ایک گرجا بنوا دیا ہی = مقام ڈرہم میں کوئلہ کی ایک کان پھٹ گئی جسکے صدمہ سے ۷۰ آدمی مرگئے = لنڈن کے تمام دفاتر پارلیمنٹ سے بذریعہ ٹیلیفون کے ملا دئے گئے ہیں = جرمن سے سلطان روم کے پاس ایک امتیازی تمغہ آیا ہی = بمبئی میں ۱۴ مارچ کو کتوں کی نمایش ہوگی = یونیورسٹی لنڈن نے اب اپنے جلسے میں عورتونکو بھی شریک کرنا شروع کیا ہی = ضلع فرید پور کے بعض اہل ہنود نے ایک انجمن اس غرض سے قایم کی ہی کہ اہل ہنود میں بیوہ شادی بیوگان کا رواج ہو = امرتسر میں ایک نوجوان لڑکا اپنے بالاخانہ سے پتنگ بازی کرتا ہوا نیچے گرکر مرگیا = روس نے ۵۰ لاکھ روپیہ رومیلیا سے اس عدے پر طلب کیا ہی کہ ہمارا لشکر تمہارے علاقہ میں امن کیواسطے بھیجا گیا تھا = خبر ہی کہ محمد حیات خان اپنے عہدہ پر بحال ہونیوالے ہیں = سیبی سے خبر آئی ہی کہ سرحد ہرات پر ترکمانوں نے سخت لوٹ مچا رکھی ہی = کثرت بارش سے امریکہ کی فصل روئی بالکل تباہ ہوگئی ہی = ٹیونس کے لوگ فرانس کے برخلاف جہاد کرنے پر کمربستہ ہوگئے = مرو کی طرف آخرکار روس کی فوج روانہ ہوگئی = میوانی خان ڈاکو نے ریاست الور کا ناک میں دم کر رکھا ہی = قلت بارش سے میسور میں سخت قحط کا اندیشہ ہی = یورپ کے علاقہ سربیا کا بادشاہ چپ چاپ کہیں نکل گیا = روسی جرنل سکوبلاف نے فرانس میں لکچر دیا جسمیں اُنھوں نے بیان کیا کہ روس اور جرمن میں عنقریب جنگ ہوا چاہتی ہی = روم کے دفتر وزیر جنگ میں ایک شخص نے عثمان پاشا پر حملہ کیا مگر فوراً گرفتار ہو گیا = لنڈن میں ایک عظیم الشان جلسہ اس غرض سے کیا گیا کہ زار کو لکھا جاوے کہ یہودی رعایا پر ظلم نکرے = شہر لیما سے خبر آئی ہی کہ پیرو کے قزاقوں نے شہر لسکو کو لوٹ لیا ہی اور ایک ہزار باشندونکو جنمیں تین سو عورتیں تھیں قتل کر ڈالا = صوبہ کوریا میں ایک سخت بغاوت کی سازش میں لوگ گرفتار ہوے بادشاہ کا سوتیلا بھائی جو سرغنہ تھا جلاوطن کیا گیا اور باقی سب کی گردن اُڑائی گئی = باغیان عرب نے مکہ میں جلسہ کرکے علی بن محمد عبد کو امیر مقرر کیا اور اُسکی اطاعت کی قسم کھائی ترکی فوج نے جوان باغیوں پر حملہ کیا سو شکست کھاکر بھاگ گئی ہی = سرکار نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہی کہ بنگالی لوگ محکمہ پولیس کے لئے نہایت بزدل ہیں = ہرزیگونیا میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہی چنانچہ کئی ہزار باغی مانٹینگرو میں داخل ہوگئے ہیں = قسطنطنیہ سے ایک ہزار سپاہی باسینا کی طرف اس غرض سے روانہ کئے گئے ہیں کہ وے فساد کو روکیں = پنجاب میں آجکل تین افسر دیسی جرم رشوت ستانی میں معطل ہیں = لاہور کے اہل ہنود نے ایک عرضداشت کمیشن تعلیم کی خدمت میں بدیں غرض روانہ کی ہی کہ پنجاب کے لوگونکو بھاشا یعنے اُنکی مادری زبان میں تعلیم دینی چاہئے = امیر بخارا کا لڑکا روس میں تعلیم پا رہا ہی = معاملات مصر پھر بگڑتے نظر آتے ہیں = چین کیطرف سے ایک سفارت روس میں علمی تحقیقات کیواسطے روانہ ہوئی ہی = خان قلات نے ہماری سرکار سے درخواست کی ہی کہ تجارت کا سلسلہ بدستور جاری رہے = امریکہ کے ایک کارخانہ میں ۳۰۰۰ گھڑیاں روزمرہ تیار ہوتی ہیں =

نورافشاں

—— فرضی پیر صاحب کی روشنی کا میلہ تو کیفیت دکھلا ہی رہا تھا اور ہمارے پنجاب کے ننگ و ناموس کو بٹہ لگا ہی رہا تھا اور ہزارہا خلقت خدا اپنے دلوں پر تاریکی کی بجلی لگا اور تعصب کے کھوپے چڑھا روشنی ہی روشنی پکار رہی تھی مگر روشنی میں کہاں تاریکی کی کوٹھری کی راہ لے رہے تھے - وہ حقوق جو نبی آدم کی طرف سے خدا کو چاہئیں ایک گنہگار مخلوق کو ادا کر رہے تھے - اور جو برکتیں اور نعمتیں خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہیں ایک فرضی گنہگار کو منسوب کر اپنے لئے سزا کا پیمانہ پر کر رہے تھے زیادہ تر افسوس تو یہہ ہے کہ جاہل تو درکنار ہمارے ملک کے پڑھے گنے اگرچہ زبان سے تسلیم کرتے تھے کہ یہہ صریح بت پرستی ہے مگر تو بھی جاہلوں کے ساتھ عنان در عنان تھے علاوہ ازیں ہزارہا طرح کے اور گناہ سرزد ہوتے تھے جنکا بیان کرنا شرم کا باعث ہے - اُدھر تو یہہ حال ہی تھا اِدھر ہولی نے آن مونہہ دکھلایا - شراب غفلت میں تو لوگ سرشار تھے ہی خاک کا سمان باندھکر دکھلایا اور اپنی اپنی تہذیب کو مٹی میں ملایا - روشنی نے تو دلکی آنکھوں کو تاریک کیا ہی تھا ہولی نے اِن آنکھوں کو بھی اندھا کر دیا - بہار میں آ - (جوش بہار نے ڈالی ہل چل + رند چلے اور بغل میں بوتل) انسانیت سے بعید کام کرنے لگے یعنے کہ - (ساقی بھر دے جام ہمارا + کام ہمارا ہو نام تمہارا + ایک ہی جام میں ہوں آٹھو + ایک ہی دم میں چیر غٹو + ایک ہی جام میں بیخود کر دے + سر میں ٹانگیں ٹانگوں میں سر ہووے) کیا خوب اور شنگرف و گلال کہاں سے لائیں + خاک ہی اب تو سر پر اڑائیں + مونہہ کے لئے ہو کہاں سے غازہ ملائیں کیچڑ تازہ تازہ) جو نہی سبزار کا عالم جھکا گرد و غبار کا عالم چھایا مارے شرم کے سورج نے اپنا مونہہ چھپایا یہہ تو چاہتے ہی تھے ذرا شام ہوئی ایک نیا ڈھنگ نکالا - ہمارے ملک کے رئیس امیرزادوں نے (ہولی بعد چاہو کچھ ہی کہہ لو سب سچ ہے) اپنی اپنی تہذیب و شرافت کا لباس اُتار ناچ تماشہ و رنگ میں رات بتائی - (زندی آئی مستی آئی بیخودی جان و جگر میں سمائی + ہولی آئی ہولی آئی + ہوش کی بیہوشی چھائی) آفریں بریں ہمت و خیال +

آج ہماری نظر سے ایک دعوت کا خط گزرا ہے جسمیں دعوت کنندہ ایک اپنے مہمان کو لکھتا ہے کہ بتقریب تہوار ہولی ہمراہ تفریح طبع دوستان داد اے رسوم ہنود جلسہ رقص و سرود میں میرے مکان پر تشریف لائے وغیرہ وغیرہ - راقم دعوت کہتا ہے کہ بمراد ادائے رسوم ہنود حاضر ہو کیا خوب کیا ہندو دین کی یہی رسمیں ہیں - کیا ناچ مجرا وغیرہ ہندوت کا کوئی جزو ہے - کیا بغیر ان رسم کے ہندو دین ناکامل ہے - یا یہہ رسم بھی خدا کی ستائش و عبادت میں شامل ہے اگر ہے تو اس امر سے صاف ظاہر ہے کہ یا تو ہندو دھرم منجانب اللہ نہیں یا ہندو دھرم کے پیرو اس دھرم سے اسقدر تاثیر پذیر ہوئے ہیں کہ بداخلاقی کو اخلاق سمجھتے ہیں اور بیدینی کو دینداری یا رسوم ہندوت - پر افسوس تو یہہ ہے کہ وہ لوگ جو ماشاء اللہ تعلیم یافتہ - مہذب - خوش اخلاق اپنے اقوال سے اپنے آپکو ظاہر کرتے ہیں پر اپنے اعمال سے اسکے برعکس کرتے ہیں یا یوں کہیں کہ ایک ہاتھ سے تہذیب کا قصر بناتے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے ڈھا دیتے ہیں +

کیا ہی مناسب تھا کہ وہ زر کثیر جو بیجا طور سے خرچ ہوا کسی اخلاقی سوسائٹی یا اخلاق کے رواج دینے میں خرچ ہوتا کہ جس سے وہ فواید ظہور میں آتے کہ جنکا ہندوستان آج محتاج ہے - اے ناظرین آپ انصاف سے غور فرما دیں کہ وہ دھرم جسکی رسمیں اس قسم کی ہیں اور جو انسانی اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں کیا وہ دھرم منجانب اللہ ہو سکتا ہے - ہرگز نہیں +

ہمنے مدت سے اخلاق کے سکھلانے اور تہذیب کے پھیلانے کی غرض سے یہہ اخبار صداقت آثار جاری کر رکھا ہے اور ہماری اصل غرض یہی ہے کہ کسی نہ کسیطرح ہم اخلاق اور سچا دین اس ملک میں پھیلا دیں مگر افسوس کہ دنیا کے لوگ واہی تباہی پر دل دیکر اپنی ہستی کی اصل غرض کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ یہانتک انکا حال ہو گیا ہے کہ اگر کوئی عمدہ بات اُنسے بطور نصیحت کے کہے تو غضب میں آجاتے ہیں - کیا ہی خوب کسی پنجابی نے کہا ہے کہ (ہیچ مرجان جھوٹھ گڑ) +

—— خبر ہے کہ روسی چار جوئی میں آگئے ہیں ظاہر ہے کہ مقام مرو کا حقیقی تصرف کچھ دور نہیں ہے کیونکہ مقام مرو چار جوئی سے صرف ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اور دوسری خبر سے معلوم ہوا ہے کہ روسی افواج مرو کے علاقہ میں ہے - اور وہاں کے باشندوں کو زراعت کی ترقی میں امداد دے رہے ہیں - ایک اور خبر ہے جو خالی ہیچ ہو گی کہ روسی ترکستانی فوج جنوب کی طرف رفتہ رفتہ قدم بڑھا رہی ہے اب ان خبروں سے صاف ظاہر ہے کہ روسی وسط ایشیا میں ترقی کرتے جاتے ہیں اور اپنی ترقی کرنے کا بہانہ اس خوبی سے انگریزی گورنمنٹ و دیگر سلاطین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمکو امن و امان قایم کرنے کے لئے یہہ کچھ کرنا پڑا - یہہ سنکر انگریزی گورنمنٹ اپنی رضامندی ظاہر کرتی ہے اور یوں روسی سرحد آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور اس ترقی کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ روس کابل میں آپہونچیگا +

—— خبر ہے کہ امیر کابل نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہے کہ سردار محمد افضل خان رسالدار رسالہ بنگال نمبر ۱۸ کو کابل میں بھیجدیں تاکہ انکی معرفت مراسلات و دیگر کارروائی ہوتی رہے اور وہی ہمیشہ دونو دربار کا لحاظ رکھیں - ہمکو اس امر کی کامیابی پر کم امید ہے +

—— کرنل لکاٹ صاحب نے کچھ عرصہ ہوا کہ ڈی ایم بنیٹ اور کرنل انگرسول اور مسٹر بریڈلا کی نسبت کہا تھا کہ یہہ تینوں صاحب زمانہ حال کے لائق شاہد ہیں لیکن اب امریکہ کے اخباروں سے ظاہر ہوا ہے کہ انگرسول صاحب اپنے خیالات بدلتے جاتے ہیں چنانچہ وہ اب موت کے بعد روح کی ہستی کا انکار نہیں کرتے اگرچہ وہ اس مسئلہ کے کہنے میں اگر مگر استعمال کرتے ہیں - ہمکو اپنے دوستوں سے معلوم ہوا ہے کہ اُن میں اَور بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور مسٹر فرات ہنگم صاحب نے اقرار کیا ہے کہ یہہ طریقہ کامیاب ہوا ہے حقیقت میں ہمارے تھیوسافیٹ ہمارے ہندوستانی شہروں میں ناپاک پرندوں کا پنجرا کھولنے کو تیار ہیں +

—— پادری بیٹ صاحب بپٹسٹ مشنری الہ آباد نے ایک کتاب موسومہ بہ دعوی اسمعیل انگریزی زبان میں تصنیف کی ہے جسمیں صاحب موصوف نے ثابت کیا ہے کہ وہ برکت جسکا وعدہ ابراہیم سے کیا گیا تھا اہل اسلام کے عقاید کے برخلاف اسمعیل کو نہیں بلکہ اسحاق کو پہونچے - اس تصنیف کی اصل غرض یہہ ہے کہ قران و تواریخ اور بائیبل سے ثابت کیا جائے کہ وعدہ کا فرزند اسحاق ہی تھا اور اسی وعدہ کی نسل اسی سے ہوئی - یعنے یہہ کہ جسکا وعدہ کیا گیا تھا وہ خداوند یسوع مسیح ہے - نہ کہ محمد +

اس کتاب کے ۲۵۰ صفحہ ہونگے اور شاید قیمت اسکی ۸ یا للعہ فی جلد ہوگی جو کوئی کتاب مذکور کی خواہش رکھتا ہو پادری بیٹ صاحب کے پاس مقام الہ آباد میں



علم معاش نمبر ۳

حصول معاش کیلئے میٹو تار برقی بھی ایک عمدہ ذریعہ ہے بشرطیکہ اسکی تعلیم و تحصیل دونوں میں کمال حاصل کیا جاوے۔ ہمارے کالجوں میں یہہ مضمون پڑھایا جاتا ہے اور سٹوڈنٹ لوگ بھی اسکی ماہیت سے کسیقدر واقف بھی ہو جاتے ہیں لیکن عمل یا تجربہ نہ ہونے کے باعث اپنے آپ کو اور قوم کو چنداں فایدہ نہیں پہونچا سکتے ہاں ریلوے کے اجرا سے جسکے ساتھ تار برقی کا ہر وقت لازم ہونا بلکہ بہتر لہ اُسکے دونوں آنکھ کے سمجھا جاتا ہے ہمارے لڑکوں کو اس فن میں کچھ توجہ لگیا ہے بہت سے چھوٹے چھوٹے طلبا ریلوے سٹیشنوں پر بھرتی ہیں جن میں سے بعض اچھی اچھی معقول تنخواہیں پاتے ہیں اور بہت اُمیدوار بکر بطور پر شتریوں کے علمی تعلیم پارہے ہیں بیٹری کو جسکے ذریعہ سے بجلی پیدا ہوتی ہے اور ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن میں آوازے خبر پہونچا دیتی ہے بجز ان جُہال نیتے میں لیکن جب غور سے دیکھا جاتا ہے تو یہہ تجربہ انکا کچھ پورا علمی تجربہ نہیں ہے کیونکہ جس وقت کسی دو سٹیشنوں میں بجلی کی رفتار میں کوئی نقص لاحق ہو جاتا ہے تو اُسپر سوا انگریزوں کی محنت کے ہمارے نوجوانوں کی کچھ پیش نہیں جاتی یہہ ویسے ہی مونہہ تاکتے رہجاتے ہیں جیسے عام لوگ اور یہی وجہ انکی بڑی ترقیوں سے محروم رہنے کی ہے آخر ادھوری تعلیم کے فائدے بھی ادھورے ہی ہوتے ہیں۔ پس اگر ہمارے طلبا ہمت باندھکر اس فن کی تعلیم اور تحصیل دونوں میں کمالیت پیدا کریں تو انکو حصول روزگار کے واسطے کسی سفارش یا دستگیری کی کچھ محتاجی نہیں رہیگی بلکہ یہی تجربہ انکا انکے حق میں کافی سفارش کا کام دیسکتا ہے اور وہ خود مختار بنکر ایک اعلے رتبہ تک پہونچ سکتے اور اُسپر فخر کر سکتے ہیں +

پھر اگر ہمارے لوگ اپنے تجربوں کو اور زیادہ وسعت دیکر بجلی سے روشنی کا کام لینا سیکھ جائیں اور بہت سے حصہ داروں کی شمولیت سے بڑے بڑے شہروں میں اس کام کے کارخانے قایم کرکے لوگوں کو اس نئی روشنی کا فایدہ پہونچانے لگ جائیں تو دولت اور عزت دونوں کے مالک بن سکتے ہیں۔ ایسی روشنی کی ہمارے شہروں میں ضرورت ہے اور جیوں جیوں تہذیب انسانی ترقی کرتی جاویگی یہہ ضرورت ساتھ ہی ساتھ ضرور بڑھتی جاویگی پس بجائے اسکے کہ غیر ملکوں کے کاریگر دوسرے اگر ہمارا یہہ کام اپنے ہاتھ میں بہتر ہوگا کہ ہم اپنی ضرورت کا سامان آپ مہیا کریں اور قوم کو فایدہ پہونچا کر جو نفع عوض میں حاصل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ میں رکھکر اپنے ملک کے نام پر سے افلاس و محتاجی یا بے ہنری کا داغ مٹائیں +

گیاس لائٹ کے فانوس بھی جنکو چراغ بے دود کہا جاتا ہے بعض بعض شہروں میں روشن ہونے لگ گئے ہیں اور بہ نسبت چراغ یا لیمپ کے اُن کی روشنی عمدگی اور خوبصورتی کی وجہ سے کم خرچ بالانشین کہی جاتی ہے مگر بجلی کی روشنی اوصاف میں اُس سے بڑھکر ہے گو کہ گیاس کا دھواں دخانی حوض میں سے نکلکر نلوں میں جانیکے پیشتر جو نیچے پانی سے صاف کر لیا جاتا ہے اور اُسمیں کسیطرح کی کثافت یا سیاہی نہیں رہتی تاہم صفائی اور تیزی میں بجلی کی روشنی کو نہیں پہونچ سکتا۔ بجلی کی روشنی رات کو دن بنا دیتی ہے اور رات ہر قسم کے محنتیوں کے لئے خواہ وہ کیسے ہی باریک سے باریک کام کرنیوالے ہوں دن کی روشنی کا سا کام دیتی ہے اور پھر طرفہ یہہ کہ گیاس لائٹ کیواسطے معدنی کوئلوں کی ضرورت ہے جو ابھی ہمارے ملک میں بہت کمیاب ہیں اور بجلی کا کارخانہ ایسی ضرورتوں کا محتاج نہیں +

باقی رہا یہہ کہ غریب لوگوں کو جو فی الحال ڈیڑھ دمڑی کے تیل سے جھونپڑی روشن کر لیتے ہیں یہہ قیمتی روشنی کیونکر گوارا ہوگی۔ یہہ ایک ٹھیک خیال ہے اور ابتدائی کارروائی میں بیشک یہہ اندیشہ پیدا ہو سکتا ہے مگر کام جاری ہو جانے پر ممکن ہی نہیں کہ لوگوں سے اسکے بغیر رہا جاوے کیونکہ نئی اور عمدہ چیز کا جو سہل الحصول ہوتی ہے ہر کوئی خواہش مند ہوتا ہے۔ پہلے کل قوم میں مٹی کا دیا اور سرسوں یا اَلسی کے تیل جلانیکا دستور تھا اور عوام کو موم بتی یا لیمپ اور کروسین کا تیل گراں معلوم دیتا تھا مگر اب خاصوں کی دیکھا دیکھی عاموں کے گھروں میں بھی یہی چیزیں چل رہی ہیں اور بیش بہا خرچ کی کچھ بھی تکلیف نہیں پہلے عوام میں صرف موٹے موٹے دیسی کپڑے کا رواج تھا اب چوڑے چماروں تک کل کا بنا ہوا کپڑا پہنتے ہیں۔ غرض ضرورت ایجاد کی ماں ہے اور اگر آجکل لوگوں کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں تو ساتھ ہی آمدن کی صورتیں بھی نکلتی آتی ہیں اور یہی ضروریات قوم کو محنتی بنانے پر آمادہ کرتی ہیں +

ہندو اور مسلمان اور سرکاری ملازمت

محمڈن ایسوسی ایشن نے جو یادداشت گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کی ہے اہل الرائے کے لئے اُسپر بہت غور کے ساتھ بحث کرنا لازم ہے جس منشا سے یہہ یادداشت روانہ کی گئی ہے اُسکی تصحیح و تنقیح بھی ضروری ہے اگر اس یادداشت سے یہہ مقصد ہے کہ گورنمنٹ کو مسلمانوں کی ناکامی کی جانب توجہ دلائی ہے تو اب اس امر پر غور کرنا لازم آئیگا کہ انکی ناکامی کس وجہ سے ہے۔ کیا گورنمنٹ ہند نا منصف ہے جو ہندو اور مسلمانوں میں باوصف یکساں لیاقت موجود ہونے کے ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتی ہے۔ کیا گورنمنٹ کے نزدیک دونوں آنکھیں برابر نہیں ہیں۔ ایسا خیال تو بالکل عبث اور لغو ہے۔ اور پھر ایسی یادداشت کا بھیجنا بھی فضول تھا۔ محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کو صرف اسی امر پر غور کرنا اور اُسکو اپنی یادداشت کا نگار استین بنانا مناسب نہ ہوگا کہ سرکاری محکموں میں اگر سات ہندو مامور ہیں تو ایک مسلمان بلکہ اس ایسوسی ایشن کو سب سے پہلے اس امر پر نظر ڈالنا تھا کہ اہل اسلام بہ نسبت اہل ہنود کے کسقدر تعلیم یافتہ ہیں۔ ہماری رائے میں اہل اسلام بہ نسبت اہل ہنود کے عشر عشیر بھی تعلیم یافتہ نہ نکلینگے۔ پر اس صورت میں اگر فی سہ آدمیوں کے ایک مسلمان سرکاری عہدے پر مامور ہوا تو کچھ شکایت کی جگہ نہیں بلکہ عین انصاف ہے۔ مناسب تو یہہ تھا کہ ہندوستان کے اہل اسلام مغربی تعلیم کی جانب اہل ہنود سے کہیں بڑھکر سعی کرتے کیونکہ اہل ہنود میں تجارت اور بیوپار وغیرہ کے ذریعہ سے بھی مالامال ہونیکا مادہ موجود ہے۔ مگر مسلمانوں میں یہہ بھی نہیں لیکن افسوس ہے کہ ترقی معکوس ہوئی۔ ایسوسی ایشن کلکتہ کی یہہ شکایت کہ اہل ہنود کثرت کے ساتھ ڈگری یافتہ طلبہ موجود ہیں اور مسلمانوں میں نہیں ہیں خود اُسکے دعوی کی تردید کرتا ہے اگر کسی شخص کے پاس تعلیم یافتہ ہونیکی سند موجود نہیں اور وہ کیسا ہی تعلیم یافتہ اور عالم و فاضل ہو لیکن اُسکی تعلیم ہرگز معتبر و مستند نہ سمجھی جائیگی پھر اگر ہنود اپنے ڈگری یافتہ ہونیکے باعث مسلمانوں سے گوئے سبقت لیجائیں تو اُنہیں شکایت کا کوئی موقع نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اپنی حالت پر نظر کرنا مقدم ہے۔ اور جب موجودہ حالت کے موافق ترقی کے لئے انکو کافی وسایل ملجائیں اور وہ اپنا استحقاق بھی ثابت کریں تو اُسوقت اپنے حقوق کے دعوی پر قایم ہوا چاہئے ہندوستان کو مذہبی تعصب اور مذہبی خیالات کی پابندی نے ناکام کر رکھا ہے بالخصوص مسلمانوں کو تو ابھی اس قسم کے وسوسات نے تنزل میں ڈالدیا ہے کہ مغربی علوم و فنون کی تحصیل سے انسان کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ گو ہندوستان میں ایسے خیالات موجود ہیں اور بعض ہنود خیال کرتے ہیں کہ اُدھر سمندر سے اُس پار قدم رکھا اور انسان کا دھرم کرم غارت ہو گیا اور درحقیقت غیر مذاہب اور غیر خواب و طوایح اہل ہنود میں احتیاط کرنا مذہب کے رو سے عین فرض اور واجب ہے

کیونکہ مسلمان چھوت وغیرہ کو اسقدر نہیں مانتے جسقدر کہ اہل ہنود مانتے ہیں تاہم اہل ہنود نے مغربی علوم میں بہ نسبت اہل اسلام کے زیادہ تر ترقی کی ہے۔ قوم برہمن جو ہنود میں نہایت مقدس اور متبرک قوم ہے اور یہی قوم ہندو مذاہب کا پیشوا ہے تحقیق کرنے سے ثابت ہو جائیگا کہ اس قوم نے مغربی علوم وفنون کی تحصیل میں کیسی ترقی کی ہے اور پرانے مذہبی خیالات کو اپنے دل سے کیونکر بھلا دیا ہے حق تو یہہ ہے کہ گویا کایا پلٹ ہوگئی ہے۔ برخلاف مسلمانوں کے کہ وہ زیادہ تر تعصب کی مصیبت میں مبتلا ہیں اور اپنے ملکی بھائیوں کو ترقی پر دیکھتے ہوئے بھی انکے دل میں ترقی کا جوش پیدا نہیں ہوتا +

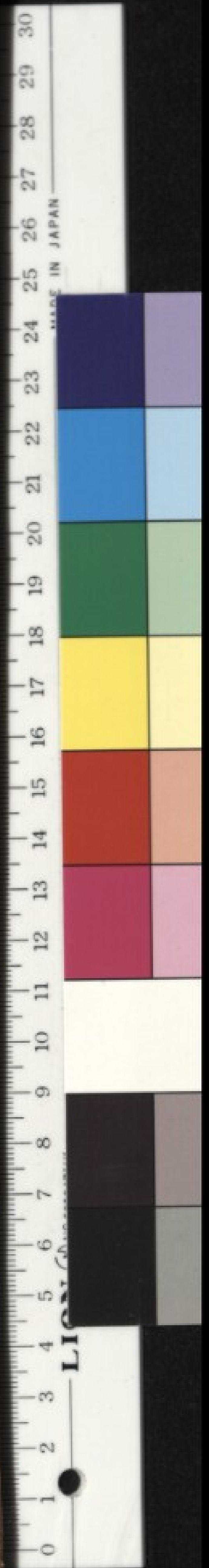
جبتک ہندوستان کے باشندے خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان مذہبی تعصب کو اپنے دل سے دور نہیں کرتے غیر ممکن ہے کہ انکو کامل ترقی ہو سکے۔ اگر ہندوؤں سے مذہبی تعصب تمام وکمال جاتا رہتا تو وہ اور بھی ترقی کرتے اور اگر مسلمان اپنے تعصب میں بدستور مبتلا رہتے تو انکو سرکاری ملازمت کا مندرجہ بالا درجہ بھی حاصل نہ ہوتا۔ ہر ایک قوم اور ملک کی ناک اُس مذہب کے اکابر اور مقدس پیشوا اور علماء و فضلاء کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف مذاہب میں جسقدر پیشوا و ہادی موجود ہیں وہ مغربی تعلیم کو انسان کے حق میں بہت ہی خوفناک بتاتے ہیں۔ اور ہند کے کسی مذہب میں جسقدر زبردست علماء اور فضلاء اور مقدس حضرات ہونگے اُسیقدر اُنمیں مذہبی تعصب بھی پایا جائیگا۔ جب ہم اپنے ملک کے مقدسوں کی موجودہ حالت اور موجودہ تعصب پر نظر ڈالتے ہیں تعجب ہوتا ہے کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں نے مغربی علوم وفنون میں نشو ونما تعلیم بھی کیونکر حاصل کی ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ ترقی تعلیم ہمارے علماء و فضلاء اور ہمارے پنڈتوں کی مرضی کے بالکل برخلاف ہے۔ ادھر ہمارے ملک کے نوجوان تعلیم پاکر اسکولوں سے نکلتے ہیں اُدھر پیشوایان مذاہب انکو اپنے دائرہ مذہب سے خارج کرتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی تعلیم عجب کشمکش میں ہے۔ ہندوستان کے وہ طلبہ جو انگریزی تعلیم پاتے ہیں عجیب مصیبت میں ہیں۔ وہ تعلیم پاتے ہیں مگر اُن کے دل مذبذب ہیں وہ اسکولوں میں بیٹھتے ہیں مگر انکو اپنے اکابر و پیشوایان کی نارضامندی کا ہر دم ڈھڑکا ہے۔ اگر اس کشمکش کے ساتھ اُنہوں نے تعلیم بھی پائی تو وہ تعلیم بہر نہج ناقص رہیگی کیونکہ انسان کامل ہو کر اپنا کام اور اپنے فرائض اُسی صورت میں ادا کر سکتا ہے جب کہ اُسکو آزادی اور اطمینان حاصل ہو۔ بالخصوص تحصیل علم کے زمانہ میں انسان کو کسی قسم کے وسوسات اپنے دل میں لانا اُسکے منزل مقصود پر پہونچ جانے کا بہت بڑا مانع ہے۔ مذکورہ بالا یادداشت سے اہل ہنود کے دلوں میں یہہ ظن پیدا ہوگا کہ اہل اسلام ہماری تعلیم اور ہماری ترقی اور ہمارے سرکاری عہدوں پر ماسور ہو جانیکی کامیابی پر حسد کرتے ہیں اور اگر اہل ہنود بھی ایک ایسی ہی یادداشت گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کریں تو کوئی شکایت کی جگہہ نہیں ہے لیکن حسد دوسری چیز ہے اور تحریص و ترغیب دوسری چیز ہے۔ حسد تو ذمیم صفات انسانی سے ہے۔ حسد ایسی آگ ہے کہ جسمیں انسان خود ہی جل بھن کر کوئلہ ہو جاتا ہے لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسوسی ایشن کلکتہ نے حسد کی نظر سے اہل ہنود کی جانب نہیں دیکھا بلکہ تحریص کی نظر سے دیکھا ہے۔ ہمکو کامل یقین ہے کہ اس سوسائٹی کا یہہ منشا نہیں ہے کہ تمام عہدے اہل ہنود سے چھینے جائیں اور مسلمانوں کو دیئے جائیں کیونکہ حسد کا یہہ ہی منشا نہیں ہوتا ہے بلکہ بہ بخت حسد کے ٹھیک معنے یہہ ہیں کہ فلاں نعمت جو کسی شخص کو حاصل ہے خواہ حاسد کو ملے یا نہ ملے مگر محسود سے بھی جاتی رہے ایسے حسد سے خدا کی پناہ +

اگر ایک قوم دوسری قوم کو حرص اور رشک کی نظر سے دیکھتی ہے تو یہہ عین خوبی ہے کیونکہ اس صورت سے مہذب اقوام نے ترقی کی ہے۔ انسان کی تہذیب کا یہہ ہی منشا ہے کہ تمام اقران و امثال دنیا کی گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے دوڑائیں اور ہر فرد اس امر میں ساعی ہو کہ میں اپنے ہمعصروں سے بازی لیجاؤں اگر سبقت نکروں تو کیا انکی برابر بھی نہ رہوں جب کسی ملک اور قوم کے ہر فرد کے دل میں ایسا شایستہ خیال پیدا ہوگا تو ساری قوم یکساں ترقی کریگی اور پھر غیر ممکن ہے کہ ایک دوسرے سے پیچھے رہجائے۔ کیا ہمکو رات دن محسوس طور پر نظر نہیں آتا کہ ممالک مغرب کی مہذب قومیں ایسی ہی شایستہ خیالات سے ترقی کر رہی ہیں +

اگر ہمارے ملک کی سوسائٹی نے صرف قومی حسد کو اپنی ترقی و زندگی کا ذریعہ تصور کیا ہے تو ہمکو سخت افسوس ہے اور جب ایک سوسائٹی کا یہہ شعار ہوگا تو ممکن ہے کہ دوسری سوسائٹی بھی ترکی بہ ترکی جواب دے اور پھر ممکن ہے کہ دونوں سوسائٹیاں محروم رہیں اور اسی مزاحمت اور کشاکش میں دونوں کا رشتہ اتحاد ٹوٹ جائے۔ اور پھر جن اُصول اور جن اصلی مقاصد اور اغراض کے لئے سوسائٹیاں مقرر ہوئی ہیں وہ بھی فوت ہو جائیں +

ہندوستان میں مختلف سوسائٹیاں ہیں لیکن جو قومی تعصب قدرتی طور پر ہندوستان میں موجود ہے اُسکی وجہ سے کامل طور پر کوئی سوسائٹی کامیاب نہیں ہوتی کیونکہ ہر ایک سوسائٹی اپنے ڈھائی چاول علیحدہ گلاتی ہے۔ قومی اور مذہبی اتفاق عمدہ شئے ہے اور نظام عالم آفرینش اس بنیاد پر قایم ہے کہ قومی اتفاق کو روز بروز استحکام ہو لیکن اب اس خیال نے ایک دوسری ہیئت کے ساتھ زیادہ ترقی کی ہے کیونکہ قومی اتفاق نے بڑھتے بڑھتے ملکی اتفاق کا قالب اختیار کیا ہے اور وہی قومیں آج کے روز ترقی کے اعلی درجہ پر پہونچ گئی ہیں جنمیں نہ صرف قومی بلکہ ملکی اتفاق ہی موجود ہے۔ کیا یورپ میں مختلف مذاہب اور مختلف قومیں نہیں ہیں۔ خود عیسائی مذہب ہی میں کسقدر فروع مختلف موجود ہیں مگر انہوں نے ملکی اور قومی اتفاق کو مذہبی اتفاق پر ترجیح دی ہے گویا مذہبی اختلاف اور مذہبی تفاوت کو بالکل بھول ہی گئے ہیں اگر ایسے مہذب ممالک میں کسی گروہ نے دوسرے گروہ کے مقابلہ میں قومی اتفاق کیا بھی تو وہ انسانی سوسائٹی کے حق میں مضر نہ ہوگا بلکہ عین مفید ہوگا اور چونکہ اسی قومی اتفاق میں ملکی فواید اور ملکی رفاہ پر نظر رکھنا کسی سوسائٹی کا پہلا اصول ہوگا پس غیر ممکن ہے کہ ایک دوسری قومیں اُسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں یا اُسپر حسد کریں۔ گورنمنٹ کے حضور اس قسم کا عرضداشت بھیجنا کہ گورنمنٹ فلاں قوم کے افراد کو فلاں قوم پر ترجیح دیتی ہے ہمارے رقیبوں کو ملکی عہدے عطا کرتی ہے اور ہمکو محروم رکھتی ہے نہایت پست خیال ہے۔ ایسی تحریک اور عرضداشت سے اول تو گورنمنٹ کی ناانصافی ثابت ہوئی دوم جس قوم کی نسبت حرص و رشک کیا گیا ہے اُسکے دل میں بھی کدورت کی دیواریں کھڑی ہونگی حالانکہ گورنمنٹ کسیطرح نامنصف نہیں ہے۔ کیا وہ ہمارے ملک کے اہل ہنود اور مسلمان کی موجودہ حالت اور اُن کے سرمایہ تعلیم سے واقف نہیں کیا وہ بے دیکھے ایک قوم کے مقابلہ میں دوسری قوم کے افراد کو کامیاب کرتی ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں +

خواہ یہہ عرضداشت ایسوسی ایشن کلکتہ نے نیک نیتی ہی





سے روانہ کی ہو یعنے نہ صرف حسد سے بلکہ اپنے قوم کی تحریص اور ترغیب یا اِن کی غرض سے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا لیکن چونکہ ہندوستان میں مذہبی تفرقہ موجود ہیں کیا عجب ہو کہ میموریل اِتین کی یہہ کارروائی کسی دوسری غرض یعنے حسد اور حقد وغیرہ پر محمول ہو۔ گورنمنٹ کا کام ہر ایک یادداشت اور عرضداشت پر نظر کرنا ہے اور اِس سے کچھ نہ کچھ نتیجہ بالضرور پیدا ہوگا لیکن کیا خوب ہوتا اگر اِس عرضداشت کے روانہ کرنے سے پہلے محمدن سوسائٹی اپنی قوم کی موجودہ حالت اور موجودہ ترقی تعلیم پر نظر کرتی اور جب کامل طور پر تحقیق ہو جاتا تو درحقیقت ہندوستان کے اہل اسلام بہ نسبت اہل ہنود کے زیادہ تر تعلیم یافتہ ہیں اور لیاقت میں بھی زیادہ ہیں یا اہل ہنود کے مساوی ہیں تو اُس وقت اِس قسم کی عرضداشت کا روانہ کرنا مناسب نہ تھا۔ بالفعل یہہ امر قابل بحث سمجھا جاتا ہے۔ سرکاری محکموں میں اہل ہنود کے مقابلہ میں کسقدر اہل اسلام مامور ہیں بلکہ اِس امر کی تصحیح پر زور دیا جاتا کہ اہل ہنود کے مقابلہ میں اہل اسلام کسقدر تعلیم یافتہ ہیں اور گورنمنٹ ہند نے درحقیقت اسی امر کو مضبوط رکھا ہے اور اسی پر آئندہ بھی تصفیہ ہوگا۔

بقیہ وصیت نامہ محمد صاحب

اِدھر حدیثات کی کتابوں میں محمد مسلمانوں کو لعنت کرنیکی سخت ممانعت فرماتے ہیں کہ کوئی کسی پر لعنت نہ کرے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے۔ عن ابو ھریرہ انی لم ابعث لعانا وانما بعث رحمت یعنے مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے مجھکو اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بددعا کیا کروں میں تو صرف رحمت کیواسطے بھیجا گیا ہوں یعنے جب کافروں نے بہت تکلیفیں دیں تب اصحاب نے عرض کیا کہ حضرت اُنکے واسطے بددعا کیجئے کہ یہہ غارت ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی الخ کہ اگر میں لعنت کرونگا تو خدا کے سامنے میں بڑا گنہگار ہو جاؤنگا کیونکہ مجھے خدا نے لعنت کرنے کی سخت ممانعت مجھکو کی ہے کہ میں کسی پر بھی لعنت نہ کروں اگر میں کافر یا جھوٹا کوئی ہو کسی پر لعنت کروں تو میں پیغمبر نہیں رہ سکتا کیا پیغمبر ہونا صرف رحمت کے لئے ہے بھلا جائے غور ہے جب عیسائی

کے لئے انجیل میں لعنت کرنیکے لئے سخت ممانعت ہے اور قرآن کے بموجب کافر ہو جاتا ہے جو انجیل کے برخلاف کوئی بات کہے تو عیسائی کسطرح انجیل کے برخلاف ایسی بات کہتے جسکے سبب خدا کی سزا کے لائق ہو جانے میں لقا ۔۔۔۔۔ حدیث مذکور جسکے موافق ہے بھلا صاحبو جائے غور ہے بات دونوں دینوں میں کرنی نہایت سخت گناہ کے ہو قرآن کے بموجب اُسکا کرنے والا فاسق ہو جاوے جسکی محمد صاحب کے لئے سخت ممانعت ہو کہ ایسی بات کہنے کو مجھے نہیں بھیجا اپنے ثبوت نبوت کے لئے معجزہ بنا دیں سچائی نہیں بلکہ تکذیب پر دلالت کرتی ہے کیونکہ صاف فرماتے ہیں کہ اسلئے نہیں بھیجا گیا کہ یعنے اگر میں ایسی بات کروں تو صاف برخلاف حکم خدا ہے اور خاصکر کے اِس بات کو بھی اِنجگہہ خیال کرنا چاہئے کہ قرآن میں جابجا مذکور کہ محمد صاحب کی نبوت اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا ثبوت خود محمد صاحب اور اُنکی اُمت کے لئے اہل کتاب یعنے عیسائی و یہود کی گواہی پر موقوف ہے کیونکہ قرآن میں جابجا مذکور ہے اے محمد اور اُمت محمد کی اگر تمکو شک ہے قرآن پر اور نبوت پر تو پوچھو اہل کتاب سے وغیرہ اگر اہل کتاب تمام جہان کے ہلاک ہو جاوینگے تو قرآن اور نبوت کا ثبوت بھی دور ہو جائیگا اُنکی گواہی جو جو ہے وہ تو صاف یہاں پر ہی ظاہر ہے کیونکہ قرآن میں جابجا مذکور ہیں کچھ کچھ کتاب مسیح الدجال میں مذکور ہیں جیسے لکھا ہے کہ چوں ایں آیت نازل شد حضرت رسالت پناہ در بجران را ملبید گفت ہر چند با در حجت مے افزایم شما در عناد و منازعت مے افزائید اکنوں بیائید تا مباہلت مشغول شویم تا صادق و کاذب و محق از مبطل ممتاز گردد (آخر) روز دیگر حضرت رسالت پناہ حسین را بر دوش گرفتہ دست حسن گرفتہ و فاطمہ زہرا از عقب و علی کرم اللہ وجہہ ہمراہ الخ جسکا حاصل مطلب یہہ ہے کہ اے عیسائیو تم بہت سے ثبوت اور دلیلیں کے میرے ساتھ دشمنی اور جھگڑا کرتے ہو یعنے میرے نبوت کا انکار کرتے ہو تو آؤ ایک دوسرے پر لعنت بلنے میں مشغول ہو ویں تاکہ سچا جھوٹا معلوم ہو جاوے۔ (آخر) دوسرے روز حضرت حُسین کو لیکر حسن کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ زہرا پیچھے اور علی کرم اللہ وجہہ کو لیکر چلے الخ وغیرہ بعد اُسکے جو جو تکلیفیں اور آفتیں اہل بیت پر آئیں غور طلب ہیں یعنے سوائے حضرت فاطمہ زہرا کے اپنی معمولی موت سے کسی کا بھی انتقال نہیں ہوا حسن و حسین کا حال تو اظہر من الشمس ہے حضرت کو خود زہر دیا اور جو جو تکلیفیں ہوئیں اور اُسے زہر کے اثر سے انتقال ہونا اور حضرت علی کو خلافت نہ ملنے کا جو جو رنج ہوا اور اُسکے سبب گوشہ نشینی اختیار کرنا اور غلام کے ہاتھ مارا جانا وغیرہ اور فاطمہ زہرا کی تکلیفیں جو جو اُنہیں آئیں بیان سے باہر ہیں کہ حضرت

کی لات سے حمل کا گرنا باغ جو اُنکے والد نے دیا تھا چھین لینا حضرت علی کو خلافت نہ ملنی اور اُن تکلیفوں کے سبب جو لکھا وہ کبھی بعد اُنکے نہیں ہنسیں یعنے کہ ساتھ قبر میں تشریف لے گئیں یعنے بعد اِس معاملہ کے اُنہی صاحبوں پر جو جو تکلیفیں آئیں اُنسے کیا نتیجہ نکالا جاوے وغیرہ اِنھا میرا یہہ ذکر کرنے کا یہہ مطلب نہیں کہ دنیا میں نیکوں کو کوئی تکلیف نہیں آتی یا معمولی موت بغیر شہید نہیں ہوتا یا اگر دنیا پر کوئی تکلیف آوے یا شہید ہو تو سچے دین پر نہیں بلکہ دینداروں کو اور زیادہ اِس دنیا میں تکلیفیں ہیں اور شہیدوں کے خون سے زمین بھی ہے اور نہ میرا یہہ کہنا ہے کہ عیسائیوں کی کرامت یعنے اُنکی بددعا سے اہل بیت پر یہہ یہہ آفتیں آئیں بلکہ حضرت نے یہہ اپنی نبوت کے ثبوت میں فرمایا کہ اگر میرے یعنے اہل بیت پر یہہ یہہ آفتیں آئیں اور معمولی موت بغیر مرے تو میری نبوت کی تکذیب ہو جاویگی اور بعد اُسکے اہل بیت پر یہہ حال گذرا یعنے بموجب فرمانے حضرت کے اہل بیت کو ساتھ لیکر عیسائیوں پر لعنت کرنے کو گئیں اور اہل بیت کو فرمایا جب میں لعنت جھوٹھے پر کردوں تو تم نے آمین کہنا گویا حضرت چُپ کر کے گئے تو کیا یہہ کام اور عیسائی نہیں شامل نہیں وہ تو آئے نہیں یعنے میرے کہنے کا یہہ مطلب ہے کہ جب فرمانے حضرت کے یہہ نتیجہ نکلتا ہے نہ کہ کسی پر کوئی آفت آوے یا کسی سبب سے مارا جاوے اُنکے دین کے سچا نہ ہونیکی دلیل ہوئی یعنے حقیقت یہہ ہے اگر حضرت محمد صاحب کو بڑے معجزہ کے ساتھ تمام علم آیا ہوتا یا اور کوئی معجزہ کیا ہوتا تو اپنے نبوت و قرآن پر شکی نہ ہوتے اور معجزہ نہ ملنے کے رنجیدہ نہ ہوتے اور اُنکو معجزہ بناتے جو تکذیب پر دلالت کرتے ہیں ۔ راقم ۔ ع ۔ الف ۔

مُراسلات

مذہبی تعلیم

انجمن پنجاب کا اڈیٹر مذہبی تعلیم کے جوش میں بار بار نامی گرامی گورنمنٹ سرکاری مدارس میں کچھ وقت ہندو مذہب اور اسلام کی تعلیم کے واسطے مقرر نہیں کرتی۔ اِس سے وہ اہل ملک کے وسیع حصہ کے ناخوش کو راضی کرتا اگر اِس سے اُنکی کسیقدر بے خبری پائی جاتی وہ نہیں جانتا کہ برٹش گورنمنٹ انگلنڈ کے مدارس میں بھی مذہبی تعلیم کیواسطے ویسا جبر نہیں جیسا کہ دیگر علوم کیواسطے وقت اور کتابیں مقرر کرتی ہے۔ پھر

یہہ تجارتی گورنمنٹ کیونکر ایسے ملک میں جہاں متعدد مذہب ہیں اور انکی شاخیں بہت سی ہیں وہاں کیونکر یہہ امر جاری کیا جاوے کہ ایسے مذاہب کی تعلیم جابجا (سرکاری مدارس میں) کیجاوے جنکے اصول پورے اخلاقی نہیں ہیں۔ اس مختصر آرٹیکل میں ہم بیان نہیں کرتے کہ کسطرح سے یہہ پرانے مذہب انسان کی اخلاقی طاقت کے بڑھانے کیواسطے کافی نہیں ہیں لیکن اسقدر بتہ دینے سے بھی نہیں رک سکتے کہ مقابلہ کرکے دیکھو کہ کیا وہ تعلیم عمدہ ہی کہ اپنے دشمنونکو پیار کرو یا وہ تعلیم اچھی ہی جسمیں انتقام لینے کی ہدایت ہی +

ایڈیٹر انجمن پنجاب نے اپنے پچھلے آرٹیکلوں میں ایک دفعہ سے زیادہ لارڈ رپن کے اُس جملہ کو استعمال کیا ہی جو ایک دفعہ الگزنڈرا گرلس سکول امرتسر میں لارڈ ممدوح نے کہا تھا کہ دنیاوی تعلیم اُسوقت تک کامل نہیں ہوتی جب تک دینی تعلیم اُسکے ساتھ نہ ہو۔ لیکن افسوس ہی کہ ایڈیٹر نے قرینہ (یا نشان) کو نظر انداز کیا ہی۔ وہ نہیں جانتا کہ یہہ جملہ کن لوگوں کو مخاطب کرکے استعمال کیا گیا تھا اور نہ جملہ کہنے والے کی ذاتی حالت کا اندازہ کیا۔ یہاں پر یہہ سوال ہوسکتا ہی کہ کیا سرکاری آدمی ہروقت سرکاری آدمی ہی؟ پھر ہم ایڈیٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اُس جملہ کو جو وہ استعمال کرتے رہے ہیں اس سے انکا مطلب ہی کہ لارڈ ممدوح کا یہہ منشا تھا کہ آیا سرکاری مدارس میں مذہبی تعلیم شروع کیجاوے ہرگز نہیں۔ ہاں ایڈیٹر صاحب اس صلاح پر لوگ عمل کرسکتے ہیں کہ اپنی سوسائٹیاں بناکر مذہبی تعلیم شروع کریں لیکن وہ یاد رکھیں سچی اور الہامی تعلیم کے مقابلہ میں اُنکا چراغ سحری روشن نہ رہ سکیگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ گرو رام سنگھ کوکا اور بابو کیشب چندر سین کی تعلیم نے کسقدر رواج پایا اور پھر کیسے جلد انکی ریت کی دیواریں گر گئیں اور یہی حال دیانند سرستی کی تعلیم کا ہونیوالا ہی کیونکہ جیسا زور شور پہلے تھا ویسا اب نہیں رہا +

پس بہتر یہہ ہی کہ مختلف اقسام کی تعلیموں اور مذہبوں میں تمیز کرنی چاہئے کہ واقعی حقیقتیں اور سچی اور آزاد تعلیمات کہاں سے ملتی ہیں اور کیونکر انسان اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرسکتا ہی۔ اور کسطرح سے اپنی بگڑی ہوئی حالت کو درست کرسکتا ہی + راقم ایک ناظر

دعوت

ڈیر ایڈیٹر۔

ہمارے ملک کا عام مقولہ ہی کہ صاحبان یورپین اور ہندوستانیوں کے درمیان میل جول کی راہ ورسم بہت کم ہی نہ انکا اختلاط ایسے اور نہ انکا ارتباط ویسے اور اگر شاذ ونادر یہہ قران السعدین کہیں ہو بھی جاتا ہی تو وہ جلوخانے ہمارے راجے نواب اور رئیس سرداروں کے ہیں جو کبھی کبھی انگریزوں کو اپنے ہاں بلاتے ہیں اور انگریز لوگ بدلے میں انکو اپنی پارٹیوں میں بٹھلاتے ہیں لیکن دیسی عیسائی اور انگریزوں کا ایک پارٹی میں شامل ہونا اور ملکر ایک ہی میز پر کھانا کھانا کم سنا گیا ہی اور وجہہ بھی ظاہر ہی کہ دیسی عیسائی اکثر مفلس اور غریب ہوتے ہیں اور انگریز لوگ اپنی انگلی رسم کے بموجب ہر کس وناکس کے ساتھ یکجائی میں بیٹھنا گوارا نہیں رکھتے +

بڑی خوشی کی بات ہی کہ گذشتہ فروری کے آخر ہفتہ میں بمقام جالندھر یہہ روک بالکل اُٹھی ہوئی نظر آئی۔ ۲۵ فروری سنہ حال کو ایک جلیل القدر انگریز میجر مارش صاحب بہادر بریگیڈ میجر نے جالندھر کے مشن احاطہ میں ایک بھاری دعوت دیکر وہاں کے کل دیسی عیسائی بھائی بہنوں اور اُنکے لڑکوں بالوں کو مدعو کیا دیسی اور انگریزی کھانے قسم قسم کے مہیا تھے اور اسکول ہال میں ایک بڑے لمبے چوڑے میز پر جو نفاست دسترخوان سے آراستہ تھا چنے گئے عیسائی مرد اور عورت لڑکے اور لڑکیاں تخمیناً ۶۰ نفر سلیقہ کے ساتھ میز کے گرد چوکیوں پر بیٹھ گئے اور میجر صاحب ممدوح میز کے سر کیطرف مع مسٹر ریلیٹ ڈپٹی کمشنر و مسٹر ینگلش اگزکٹو انجنیر جالندھر ساتھ شامل ہوئے۔ کھانا کھاتے تھے اور ہر ایک فرد ایک دوسرے کی محبت سے محظوظ نظر آتا تھا گویا گورے کالے کا تفاوت مطلق نہ تھا۔ میجر صاحب کے اس عمدہ نمونہ سے اُسوقت یہہ اُمید ہوسکتی تھی کہ آیندہ ہندوستانیوں اور انگریزوں کے مابین سے یہہ روک بالکل زائل ہوجائیگی اور تباین کا حجاب جو کہ نفرتونکا باعث ہی اب اور زیادہ باقی نہیں رہیگا +

اخیر میں میجر صاحب نے دلی اُلفت کے ساتھ چند کلمات نصایح آمیز بطور لکچر اپنی زبان سے کہہ سُنائے جنکا مضمون یہہ تھا کہ عیسائی لوگ اگر ایک جگہہ جم کر اپنے کام میں مشغول رہیں اور خانہ بدوشوں کیطرح جگہہ بجگہہ نہ پھریں تو یقیناً انکی جماعت ہندوستان میں جڑ پکڑ جاویگی اور نہ صرف انکی بہبودی عمدہ نشو ونما حاصل کریگی بلکہ انکی سرسبز حالت اُنکے اور بھائی بندوں کے لئے جو ابتک شش وپنج میں ہیں اور اُنکی جماعت کے ساتھ بیگانگی شامل ہونے میں تامل میں ہیں ایک طرح کی تقویت ہوجائیگی۔ اُن لوگونکے خیالات اکثر اس قسم کے ہیں کہ گویا ہم گندے کے پانی کی مچھلی ہیں اور جس ورثے میں بود وباش کرتی ہیں بیشک وہ کچھ آسایش اور آرام کا پانی نہیں لیکن اُسکو چھوڑ کر اگر نکلیں تو کہاں ڈوبیں وہ تو آگے ہی ظاہرا خشک اور صورت میں سراب سا نظر آرہا ہی۔ اگر کچھ بھی جمعیت اور استقلال کا پانی وہاں نظر آوے تو ہم نکلیں ورنہ ماہی بے آب کی طرح ناحق کیوں تڑپ تڑپ کر جان گنوادیں۔ اسیواسطے میں کہتا ہوں کہ اگر عیسائیوں کی جماعت اپنی اپنی جگہہ تہذیب اور شایستگی کے ساتھ ایک مستقل جڑ پکڑ جاوے اور اُسکا بود وباش ایک اچھے پانی میں نظر آنے لگ جاوے تو کیا تعجب ہی کہ اُسکو دیکھ کر یہی ماندہ لوگ بھی اپنا گندہ ملا پانی چھوڑ کر خوشی سے اُنکے ساتھ آملیں +

راقم یکے از ناظرین

خط

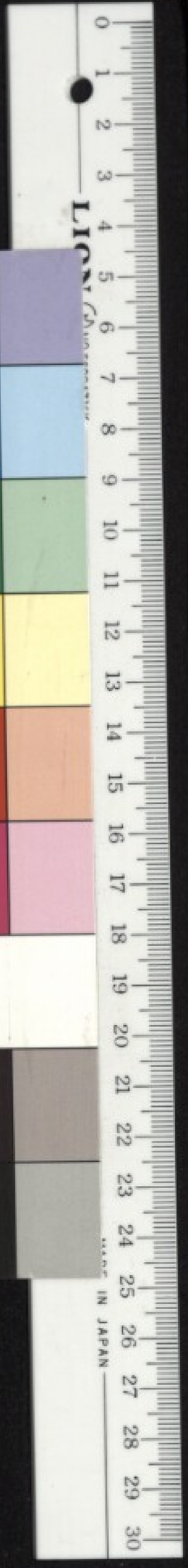
بخدمت جناب مہتمم صاحب اخبار نورافشاں زاد عنایتہ۔

تسلیم۔ الحمد آج بعض احباب شعر وشاعری میں کچھ ذکر کررہے تھے کرتے کرتے میں ایک صاحب نے دو شعر مندرجہ ذیل پڑھکر مطلب اور حل چاہا ارباب صحبت نے اپنی اپنی استعداد کے موافق حل مطالب میں کچھ کچھ فرمایا پر کسیکا نتیجہ فکر خالی از اعتراض نہ تھا لہذا ہر دو شعر ارسال خدمت کرکے مستدعی ہوں کہ آپ اخبار میں درج فرماکر بندہ کو ممنون فرماویں۔ شاید کسی ذی علم اور صاحب فہم کا فکر رسا شعروں کے مطالب اور معانی بیان کرنے میں اہل صحبت کی تسکین کا باعث ہو اور وہ شعر یہہ ہیں +

اہل کمال را لب اظہار خامشی است تنت غدیر ما ہو تمام از ہلال نیست
ناخراش دم بدقت نگداز دل بدردم ۔ دم آتشیں جانان نخورد گفت سرم

راقم سلیم اللہ

نورافشاں۔ مضامین اور اخبار دینی و دنیاوی بشرطیکہ مفید عام ہوں نورافشاں انکے شایع کرنے میں ہمہ تن حاضر و کمر بستہ ہی۔ اصل غرض اسکی تہذیب کا پھیلانا۔ اخلاق کا سکھلانا۔ خواب غفلت سے جگانا ہی۔ چنانچہ ناظرین مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ یہہ اخبار ملک کی خدمت گذاری میں اور اور اردو اخبارات کے ساتھ عنان در عنان ملک کی سیر میں سرگرم ہی۔ گلدستہ اخبارات ۔ مراسلات منقولات ۔ برقی اخبارات جو اسکے لئے بمنزلہ حواس کا حکم رکھتے ہیں اسکے وجود کی سلامت روی کا کامل ثبوت دیسکتے ہیں علاوہ



مطلب میں کسی اخبار سے کم نہیں اگر کچھ فرق ہی تو صرف اتنا کہ اس میں الہیات کا ذکر کثیر اور انہیں کم بلکہ کالعدم ہی - اسکی قیمت قلیل لیکن تحریر سودمند مستثنیٰ اور امتیاز اُسکے لئے موجب فخر ہی نہ باعث کسر - ظاہر ہی کہ کوئی اخبار اس حیثیت کا کم قیمت کو نہیں مل سکتا اسلئے غربا لوگ باوجود کمال اشتیاق اپنی ناداری کی وجہ سے مطالعہ اخبار سے محروم رہتے ہیں پر ہمارا غریب دوست تونگر نواز اخبار یعنی نور افشاں اور ارزانی کے سبب غریب امیر دونوں کی ملاقات کا استحقاق رکھتا ہی - اور چونکہ اصل غرض اسکی ترویج علم ہی اسلئے ہم خوشی خوشی سلیم اللہ صاحب کے دونوں شعر داخل اخبار کرکے صاحبان علم دوست کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب سوال یا سوالوں مندرجہ اخبار ہذا کا حل بشرطیکہ خلاف تہذیب اور غیر مفید نہ ہو نویس اندراج اخبار روانہ فرماویں تو انکے شایع کرنے میں ہمکو دریغ نہیں ہوگا - اگر علوم مروجہ مدارس یعنی فارسی - اردو - جغرافیہ - ریاضی کے سوال وجواب اور حل وشرح وغیرہ وغیرہ جو طلبہ کے لئے فایدہ بخش ہوں جو صاحب درج اخبار کراوینگے تو بیشک انکی اس ملک کی شکرگذاری کا باعث ہوگی - اور یہہ اسلئے ہی کہ اکثر ہمارے اخبار کے خریدار اہل مدارس ہیں جب علمی باتیں اس قسم کی درج اخبار ہوا کرینگی تو یقین کامل ہی کہ ہر ایک آدمی کو عموماً اور طلبہ مدارس کو خصوصاً ایسے ایسے فایدے حاصل ہونگے کہ بدون اخبار انکا حصول اگر نا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا اسپر دلیل ہماری یہہ ہی کہ جو سوال کوئی صاحب درج اخبار کراوینگے تو دو حالت سے خالی نہیں ہوگا یا تو وہ اسقدر مشکل ہی کہ سایل بیچارہ اُسکے حل سے قاصر ہو اسلئے بذریعہ اخبار اُسکے انحلال کا طالب ہی - یا اسلئے درج اخبار کرانا پڑا کہ اور صاحبوں کی اُسمیں کیا رائے ہی بہرحال اسطور پر یگانہ بیگانہ کئی صاحب علموں کی رائے طالب کے لئے بکمال فایدہ کا باعث ہوگی +

اخبارات تار برقی

الہ آباد - ٢٧ - فروری - مسٹر ڈیس صاحب انجن ڈرایور میل ٹرین کے اُس مقدمہ کی جو شکوہ آباد میں ٹرین کے ٹکر کھانیکے سبب سے واقع ہوا تھا آج عدالت میں تحقیقات ہوئی اور ملزم پر حسب فصل ٣٠٤ دفعہ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۰ء اور مطابق دفعہ ٣٠٤ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم لگایا گیا - مجرم مذکور نے جواب دیا کہ کسی طرح مجھپر جرم عائد نہیں ہو سکتا - مسٹر ل صاحب نے مختصراً کچھ حقیقت واقع مذکور کو بیان کرکے فرمایا کہ ۲۰ جنوری کی صبح کو جبکہ کہیر نہایت ہی سخت پڑ رہی تھی ایک گڈس ٹرین جسمیں بہت سا اسباب لدا ہوا تھا کانپور سے روانہ ہوئی اور حقیقتاً وقت مقررہ کے بعد روانہ ہوئی تھی اور ایک گاڑی بدایوں سے شکوہ آباد کیطرف ۶ بجے ۵۰ منٹ صبح کے جسکو حکم تھا کہ ۴۰ منٹ میں پہونچے روانہ ہوئی اور میل ٹرین جو بدایوں سے کاشن میسیج یعنی خبرداری کا پیغام لیکر ½ گھنٹہ دیر کرکے روانہ ہوئی تھی شکوہ آباد سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر گڈس ٹرین سے ٹکر پڑی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ١٢ آدمی تو مر ہی گئے اور ٢٠ اشخاص مجروح ہو گئے - اب جوری نے یہہ خیال کیا ہی کہ یہہ غفلت میل ٹرین کے ڈرایور کی ہی جب اسکو کاشن میسیج ملا تھا تو اُسنے کیوں اسقدر تیزی سے گاڑی چلائی - ثبوت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ صدمہ سات بجے پر ١٩ منٹ گذرے صبح کیوقت واقع ہوا اور یہہ بھی خیال کیا جاتا ہی کہ میل ٹرین نے سات بجے پر ٣٣ منٹ گذرے شکوہ آباد میں پہونچنا تھا - پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ڈرایور نے نہایت لاپروائی سے کام کیا اور ١٤ منٹ کے عرصہ میں اسقدر فاصلہ طے کر لیا - اور پھر زنڈ کونسل نے ظاہر کیا ہی کہ باوجودیکہ کہیر کے سبب اندھیرا چھایا ہوا تھا پھر ڈرائیور نے کچھ بھی پرواہ نہیں کی اور بے تحاشا گاڑی روانہ کی حالانکہ ایسے وقت میں اُسے آہستہ اور نہایت ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے تھا +

اِس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے جو گواہ طلب ہوئے تھے اُن میں مسٹر گل صاحب جو گڈس ٹرین کے گارڈ تھے کہتے ہیں کہ جو گاڑی کانپور سے چلی تھی اُس کی بابت اٹاوہ اور شکوہ آباد کے درمیان کوئی تجویز بچاؤ کی نہو سکی کیونکہ ۲ منٹ کے عرصہ میں شکوہ آباد کے نزدیک دونوں گاڑیوں کے ٹکر کھانیکی نوبت تمام ہو گئی اور نیز یہہ گارڈ صاحب یہہ کہتے ہیں کہ میرے ایک سیٹی سنی تھی اور میں نے بہتیرا پیچھے کو دیکھا مگر چونکہ کہیر سخت پڑ رہی تھی اسلئے کچھ بھی نظر نہیں آیا بلکہ میل ٹرین کا انجن بھی ۵۰ گز کے فاصلہ پر سے پہلے نظر نہیں آیا پھر کچھ تدارک نہو سکتا اور میں خود گاڑی سے کود پڑا اور شکوہ آباد کے ڈاک بنگلہ میں جاکر میں نے اپنی گھڑی دیکھی تو سات بجے ١٩ منٹ پر ٹھیری ہوئی تھی غرض اسکی تقریر سے یہہ معلوم ہوا کہ ہمکو میل ٹرین کے آنے کی بابت کچھ آگاہی نہیں دی گئی +

مسٹر گارڈ صاحب میل ٹرین کا گارڈ یہہ بیان کرتا ہی کہ ہم بدایوں سے کاشن میسیج لیکر روانہ ہوئے تھے اور ڈرایور صاحب بھی اُسی کے مطابق کارروائی کرتے رہے اور نیز اور گواہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی - بعد صدمہ واقع ہونے کے فاگ سگنل شرک آہنی پر رکھی گئی اور شکوہ آباد میں بسبب خمیدہ ہونے لائن کے وقت سے گاڑی جاتی ہی اور نیز سب گواہان وقت اور ہوشیاری کی بابت متفق ہیں اور کوئی تازہ ثبوت کسی گواہ نے بہم نہیں پہونچایا اسلئے مقدمہ مذکور کل پر ملتوی رکھا گیا ہی +

لنڈن - ٢٧ - فروری - آج یہاں کے لبرل ممبروں کی مجلس میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے فرمایا ہی کہ میں نہیں چاہتا کہ لنڈ ایکٹ کی بابت کوئی تخفیف کی جاوے جسکے مقابل مجلس کے اور ممبران نے بہت سی دلائل پیش لیں +

رنگون - ٢٨ - فروری - شاہ برہما کے تاج کے کئی ایک بیش قیمت جواہرات شاہی محل سے چرائے گئے ہیں اور انکی بجائے جھوٹے نقلی پتھر دستیاب ہوئے ہیں - متعدد ادنیٰ حیثیت کے ملازم جنکا علاقہ اور تعلق خزانہ سے تھا ماخوذ کئے گئے ہیں اور اُنہوں نے اپنے جرم کا اقبال بھی کر لیا ہی +

معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجرم اپنی چالاکی اور حکمت عملی کی طفیل جان سے بچ رہینگے اور اپنی اس غیر مناسب حرکت کے باعث صرف ملازمت ہی سے برطرف کئے جاوینگے +

کلکتہ - ٢٨ - فروری - سردار محمد افضلخان صاحب بہادر سی - ایس آئی جو پرنس آف ویلس کی گیارھویں بنگال لینسرز آرڈرلی افسر سے علاقہ رکھتے ہیں حسب درخواست امیر صاحب کے برٹش گورنمنٹ کیطرف سے کابل میں ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں اور جلد از بعض منصبی کا چارج لینے کیواسطے روانہ ہونگے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ٢٨ - فروری - دس مشہور نہلسٹوں کو موت کا اور دس کو سخت سزا کا حکم صادر ہوا ہی +

الہ آباد - ٢٨ - فروری - شکوہ آباد میں گاڑیوں کی آپس میں ٹکر کھانیکا مقدمہ آج پھر پیش ہوا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا بیان ہی کہ میں نے بروقت دینے لین کلیر کے گارڈ گل کو کہدیا تھا کہ میل ٹرین جسوقت نگر سے روانہ ہوئی ہی اور چونکہ مجکو بوجہ سٹیشن ماسٹر کے بیمار ہونے اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے سر جانے کے بہت سے

کاموں (مثل ٹکٹوں کے تقسیم کرنے لینے کی نسبت حال دریافت کرنے پلیٹ فارم پر موجود ہونے) وغیرہ کا فرض تھا۔ اسواسطے مجھسے وقت غلطی سے درج ہو گیا۔ اس بیان پر لارڈ ٹپ صاحب بہت خفگی سے چلائے کہ ریلوے کمپنی اسقدر کام ایک آدمی کے سپرد کر دیتی ہے اور مجرم کو رہا کر دیا +

قسطنطنیہ۔ یکم مارچ۔ سلطان روم نے گورنمنٹ روس کو لکھا ہے کہ روس کے گریٹ پادر کا حق جو کہ رومیوں کے خراج پر ہے اُسکا تصفیہ کر لینا چاہئے +

لنڈن۔ ۲ مارچ۔ لارڈ ہوس کی کمیٹی نے مسٹر فارسٹر صاحب کی طرف لکھا ہے کہ ہمکو لینڈ کمیشن کے جوڈیشل معاملات دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے +

لنڈن۔ ۲ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ ونڈسر سٹیشن پر جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا پر کسی دشمن نے بندوق کا فیر چلایا مگر خیریت گذری کہ وار خالی گیا +

اسبات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ضرور حضور ممدوحہ پر اُسوقت بندوق چلائی گئی تھی کہ جب وہ ونڈسر محل کی طرف تشریف لیجانے کیواسطے گاڑی میں سوار ہو رہی تھیں مجرم گرفتار کیا گیا ہے +

کلکتہ۔ ۳ مارچ۔ مسودہ مجوزہ ضابطہ فوجداری میں جو مہاراجہ جوتندر و موہن ٹیگور صاحب اور دُرگا چرن لال صاحب نے دو قسم کی ترمیم تجویز کی ہے اُنپر طول طویل مباحثہ کے بعد آج مسودہ مذکور یجیس لیٹف کونسل میں پاس ہو گیا +

لنڈن۔ ۳ مارچ۔ راڈی۔ رک میکلین نامی جس نے حضور ملکہ معظمہ پر بندوق کا فیر کیا تھا خاص لنڈن کا باشندہ ہے اور اصل میں وہ ایک کلرک ہے مگر فی الحال بیکار ہے کہتے ہیں کہ وہ شخص پاگل ہے۔ مجرم کے قریبیوں نے اُسکو دوسری دفعہ فیر کرنے سے روکا اور اُسکی بندوق کے گھوڑے کو پکڑ لیا۔ پولیس نے اُسے بڑی تکلیف سے گرفتار کیا۔ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند جو بالکل صحیح اور سلامت ہیں معمولی ضیافت کی پارٹی کے ساتھ کل رات کو تمام کیس میں شامل ہوئیں +

لنڈن۔ ۳ مارچ۔ سر سی ڈلک صاحب نے بجواب ایک سوال کے جو اُنسے کامنز ہوس میں کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ روسیوں کی ترقی ایشیا میں برٹش اور روسی گورنمنٹ کے درمیان لڑائی کا سبب ہوگی +

لنڈن۔ ۳ مارچ۔ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا پر جو بندوق کا وار ہوا تھا آج مجسٹریٹوں نے جمع ہو کر مجرم کی تحقیقات کی۔ مجرم نے بڑی عاجزی سے سوال و جواب کئے اور کہا کہ میرا ارادہ ہرگز قتل کرنیکا نہ تھا بلکہ صرف دھمکی دینے سے غرض تھی۔ مقدمہ ۱۰ ماہ حال تک ملتوی رکھا گیا ہے +

کلکتہ۔ ۴ مارچ۔ مسٹر جی سی کرسٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بعوض اُن خدمات کے جو وہ افغانستان میں بجالائے ایک ماہ کی رخصت حاصل کی ہے +

مسٹر ایچ ایم مکنزی صاحب پھر ۲۰ فروری سے تین سال کیواسطے پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے +

لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ دی۔ رائیل صاحب نے ایک سال اور میجر ای بٹی صاحب نے دو سال کی فرلو رخصت حاصل کی ہے +

مسٹر الیف ماریس صاحب کولمن صاحب کی جگہ ناردرن بنگال سٹیٹ ریلوے کے ایگزیکٹو اکونٹنٹ مقرر ہوئے +

گورنر جنرل صاحب بہادر ۱۷ ماہ حال کو شملہ کیطرف روانہ ہونگے اور ۲۱ کو وہاں رونق افروز ہونگے +

روٹینبو کمیٹی کے ایجنٹ کو سویز سے ایک تار اس مضمون کی آئی ہے کہ مصر میں کوارنٹین کی بابت فیصلہ ہو گیا ہے +

لنڈن۔ ۵ مارچ۔ یہودیوں کے سختی کی نسبت ہوس آف کامنس میں مباحثہ ہوا +

بیرنڈ می وارنس نے صلاح دی کہ اس معاملہ میں روسی گورنمنٹ کے ساتھ انگلنڈ کو داد خواہی کرنا چاہیے۔ مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے فرمایا کہ گرچہ ہمیں ان سختیوں کے باعث رنجیدہ ہوں تو بھی میری صلاح ہے کہ ہمکو صرف دوستانہ مشورہ دینا چاہئے +

لنڈن۔ ۶ مارچ۔ کل تمام گرجوں میں عام شکریہ حضور قیصر ہند کی سلامتی پر ادا کیا۔ وہ آدمی جو سینٹ گاردون کے ڈاکخانہ میں جواہرات کی چوری میں شامل تھے بمقام بر ڈفیل میں گرفتار کئے گئے ہیں +

بلگریڈ۔ ۶ مارچ۔ پرنس میلان آج سرویہ کے بادشاہ مقرر ہوئے ہیں +

لنڈن۔ ۷ مارچ۔ حضور قیصر ہند کو آج اُنکی سلامتی کی تہنیت میں ہوس آف کامنس اور ہوس آف لارڈس کے ممبران کی رائے سے ایڈرس دئے گئے ہیں +

عجیب مخلوق۔ ایک کارسپانڈنٹ عدن سے لکھتا ہے کہ میں نے ایک عجیب مچھلی عدن میں دیکھی کہ رنگ انسان کے بالکل مشابہ ہے۔ اُسکا ایک کلان سر ہے۔ ایک ناک ہونٹ۔ ٹھوڑی اور انسان کی طرح چھوٹی سی ڈھاڑی ہے آنکھیں اُسکی سر کی پچھلے طرف ہیں۔ اُسکا نچلا دھڑ مچھلی کا ہے اُسکے دو ہاتھ بھی ہیں جنمیں انگلیاں اور ناخون اور انگوٹھا انسان کی طرح ہے۔ اور طرفہ یہہ ہے کہ اُسنے جال کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دیا۔ لنبائی میں ۶ فٹ اور موٹائی ۲½ فیٹ ہے۔ جس میں نے اُسکو پکڑا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اُسکی مادہ کو بھی دیکھا ہے۔ مصور اُسکی تصویر کھینچ رہے ہیں +

ایسی عجیب الخلقت مچھلی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی اسواسطے اُسکی تصویر تیار کیجاتی ہے +

لودیانہ

روشنی کا میلہ گل ہوا اور ہولی کی آگ بجھ چکی۔ اسکی مفصل کیفیت ضمیمہ نور افشاں میں درج ہے ناظرین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی اُسکو ذرا غور سے ملاحظہ فرماویں +

اہل ہنود شاکی تھے کہ شہر کے دونوں طرف مذبح خانہ شہر کے متصل ہیں اور اچھی طرح پردہ بھی نہیں ہے چنانچہ اب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دونوں احاطے بہت عمدہ معرفت مرزا جعفر حسین خانصاحب داروغہ چنگی کے تیار کرا دئے ہیں امید ہے کہ اب اہل ہنود شاکی نہونگے +

اشتہار

مبلغ دو صد روپیہ کا انعام

انعام مذکور اُس شخص کو دیا جاویگا جو رسالہ مسمی بہ معذرت الکندی کا عربی سے نہایت عمدہ اور فصیح اُردو میں ترجمہ کرے +

ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہہ رسالہ تصنیف ہوا تھا اور تھوڑی مدت گذری ہے کہ پھر عربی میں چھاپا گیا۔ اس رسالہ کے بارے میں سر ولیم میور صاحب کی یہہ رائے ہے کہ یہہ ہندوستان میں لاثانی جوش اور اثر پیدا کریگا چونکہ اسکا مصنف ایشیائی عربی امیر۔ مشہور و معروف فلاسفر اور خلیفہ مامون رشید کے دربار کا رکن اعظم تھا یہہ رسالہ بہت توقیر کے لائق اور غور کے قابل ہوگا۔ اجلا و رسالہ مذکور پادری الیف۔ مارچ۔ بینگ صاحب کو بمقام انارکلی لاہور لکھنے اور ایک روپیہ قیمت بھیجنے پر بآسانی تمام مل سکتی ہیں +

ترجمے ہائے مذکور یکم اکتوبر ۱۸۸۲ء کے پیشتر صاحب موصوف کے پاس پہونچ جاویں +

